روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 21 فروری 2014ء 20 ربیع الثانی 1435 ہجری 21 تبلیغ 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 42

دعا پر یقین

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

اللہ سے دعا اس حال میں کرو کہ تم دعا کی قبولیت پر یقین رکھتے ہو۔ اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور غیر سنجیدہ دل کی دعا قبول نہیں کرتا۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی جامع الدعوات حدیث نمبر 3401)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دن میں اپنے اصحاب خصوصاً انصار کے گھروں میں تشریف لے جاتے۔ نماز عصر کے بعد ازواج مطہرات کے گھر تشریف لے جا کر باری باری احوال پرسی فرماتے۔ نماز مغرب کے بعد جس بیوی کی باری ہوتی سب بیویاں اس گھر میں جمع ہو جاتیں وہاں ان کے ساتھ گھریلو مجلس ہوتی۔

عشاء سے قبل آپؐ کو سونا پسند نہیں تھا تا کہ نماز عشاء کے ضائع ہونے کا خدشہ نہ ہو اور نماز عشاء کے بعد دیر تک فضول گپ شپ میں وقت ضائع کرنا پسند نہ فرماتے تا کہ صبح کی عبادت اور نماز پر بروقت آنکھ کھلے۔

آپؐ کا بستر بھی نہایت سادہ تھا جو بالعموم ایک چمڑا یا اونٹ کے بالوں کا ایک کپڑا ہوتا تھا۔ رہائش کے لئے گھر میں ایک کمرہ اور چھوٹا سا صحن تھا۔ لباس میں بھی سادگی پسند تھی۔ آپؐ کا لباس ستر پوشی اور زینت کی بنیادی شرائط کے مطابق ہوتا تھا۔ جمعہ، عیدین اور وفود کی آمد پر عمدہ لباس یا سرخ قبا زیب تن فرماتے۔ آپؐ کا عام لباس کرتہ اور تہبند یا کرتہ اور پاجامہ تھا۔ چاندی کی انگشتری بھی پہنی جس پر محمد رسول اللہ کندہ تھا۔ نیا لباس پہننے پر آپؐ دو رکعت نماز ادا فرماتے، پرانا کپڑا کسی ضرورت مند کو دے دیتے اور یہ دعا کرتے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ الحَمدُ ...... (ابوداؤد کتاب اللباس)

یعنی اے اللہ! سب تعریف تیرے لئے ہے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا۔ میں اِس کپڑے کی خیر و برکت تجھ سے طلب کرتا ہوں اور وہ خیر و بھلائی بھی جو اس کپڑے کا مقصد ہے۔ اور اے اللہ! میں اس کپڑے کے شرّ سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور اس شرّ سے بھی جو اِس کی وجہ سے پیدا ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو کمال حسن سے نوازا تھا۔ یہ حسین وجود جب آئینہ کے سامنے ہوتا تو یہ دعا کیا کرتا۔

اَللّٰھُمَّ کَمَا اَحسَنتَ خَلقِی فَاَحسِن خُلُقِی (مسند احمد مطبوعہ بیروت)

یعنی اے اللہ! جیسا کہ تو نے مجھے خوبصورت شکل و شباہت عطا کی ہے۔ اب تو ہی میرے اخلاق بھی حسین اور خوبصورت بنا دے۔

ہمارے نبی امن کے سفیر، سلامتی کے شہزادے اور رحمۃ للعالمین تھے، آپؐ کی رحمت سے انسان تو کیا جانور بھی محروم نہ تھے۔ آپؐ غرباء سے ہمیشہ ہمدردی فرماتے اور انہیں معاشرے میں مناسب مقام دینے کی کوشش کرتے۔ ان کی عزت نفس قائم رکھتے ہوئے ان کی ضرورتیں پوری فرماتے۔ کم عقلوں کی تربیت محبت سے کرتے تھے اور مذہبی رواداری کا بہت خیال رکھتے تھے تا کہ معاشرہ میں امن قائم ہو۔ آپؐ ہمیشہ اپنے اردگرد نیک لوگوں کے رہنے کو پسند فرماتے تھے اور یہی کوشش ہوتی کہ کسی شخص کو ٹھوکر نہ لگے۔ کسی کا کوئی عیب پتا چلتا تو اس کی پردہ پوشی فرماتے اور بغیر نام لئے برائی کو دور کرنے کی کوشش کرتے اور اس کے لئے تدابیر کے ساتھ آپؐ دعائیں بھی کرتے تھے۔ نئے چاند کو دیکھ کر آنے والے دنوں میں امن و امان اور کامیابیوں اور برکتوں کے طالب ہو کر یہ دعا فرمایا کرتے۔

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہ عَلَینَا بِالاَمنِ...... (ترمذی ابواب الدعوات)

یعنی اے اللہ! اس چاند کو ہم پر امن و سلامتی اور ایمان و اسلام کے ساتھ طلوع فرما (اے چاند) میرا اور تیرا ربّ اللہ ہے۔ یہ چاند خیر و بھلائی کا چاند ہو، خیر و بھلائی کا چاند ہو، میں اُس اللہ پر ایمان لایا جس نے تجھے پیدا کیا۔

داخلہ مدرسۃ الحفظ طالبات ربوہ

مدرسۃ الحفظ طالبات 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ میں داخلہ برائے سال 2014ء کیلئے درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ 25 مئی 2014ء ہے۔

داخلہ کے خواہشمند والدین سے درخواست ہے کہ داخلہ کیلئے درخواست سادہ کاغذ پر بنام ناظر صاحب تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ بھجوائیں۔

1۔ نام، ولدیت، تاریخ پیدائش، ایڈریس مع ٹیلی فون نمبر

2۔ برتھ سرٹیفکیٹ

3۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی (پرائمری پاس رزلٹ کارڈ نہ ہونے کی صورت میں سکول کا تصدیق نامہ) انٹرویو کے وقت اصل رزلٹ کارڈ ہمراہ لائیں۔

4۔ درخواست پر صدر صاحب / امیر جماعت کی تصدیق لازمی ہے۔

اہلیت:۔

ا۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 مئی 2014ء تک اس کی عمر ساڑھے گیارہ سال سے زائد نہ ہو۔

ب۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔

ج۔ قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

د۔ امیدوار کا حفظ قرآن کریم میں ذاتی شوق و دلچسپی ضروری ہے۔

تمام درخواستیں عائشہ دینیات اکیڈمی 3/14 دارالعلوم غربی حلقہ ثناء میں جمع کروائیں۔ انٹرویو / ٹیسٹ 9،8 جون کو صبح 7:30 بجے ادارہ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی فائنل لسٹ 5 جون 2014ء کو دفتر نظارت تعلیم ربوہ اور مدرسۃ الحفظ طالبات میں لگائی جائے گی۔ تمام امیدواران انٹرویو کے لئے آنے سے قبل فائنل لسٹ میں اپنا نام چیک کر کے مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

باقی صفحہ 8 پر

مکرم ناصر احمد محمود صاحب طاہر مربی سلسلہ بینن

25واں جلسہ سالانہ بینن 20 تا 22 دسمبر 2013ء

امسال کا جلسہ بینن اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خاص دعاؤں اور ہدایات کے تحت گزشتہ سالوں کی نسبت انتظامات، تربیت، نظم و ضبط اور پروگراموں کے لحاظ سے بہت بہتر تھا جس کا اندازہ ایک اتھارٹی کے ان الفاظ سے کیا جاسکتا ہے۔ جو انہوں نے وزٹ بک میں لکھے ہیں کہ ”میں نے احمدیوں کی تقاریر اور جلسہ کے دوسرے پروگراموں سے زندگی کے بہت سے سبق سیکھے ہیں“۔

جلسہ سالانہ کا پہلا دن

جمعۃ المبارک کا دن تھا اور تمام شاملین جلسہ نے جن میں سے بعض تو جمعرات کی شام سے جلسہ گاہ بمقام جربے (Gergbe) پورتو نوو پہنچے ہوئے تھے جمعہ کی ادائیگی جلسہ گاہ میں ہی کی اور مکرم رانا فاروق احمد صاحب امیر جماعت بینن نے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا فرنچ ترجمہ بطور خطبہ پڑھ کر سنایا۔

جس کے بعد کھانا کھا کر حسب پروگرام چار بجے سہ پہر سے قبل تمام احباب پنڈال میں آ گئے۔ امسال پہلی بار پنڈال، نماز گاہ اور طعام گاہ کا انتظام الگ الگ تھا۔ امسال پہلی دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ کی مارکی میں باون انچ والی تین LED سکرینیں لگائی گئی تھیں جس کے ذریعہ لجنہ بآسانی مین مارکی میں ہونے والی تمام کارروائی دیکھ اور سن سکتی تھیں۔

4:15 بجے محترم امیر صاحب بینن نے لوائے احمدیت لہرایا اور محترم نائب امیر صاحب نے پرچم بینن اور دعا کروائی۔ امسال پہلی بار بفضل اللہ تعالیٰ اس حد تک خدام کی تربیت ہو چکی تھی کہ یہ پرچم تینوں دن کُل وقت لہرائے جاتے رہے اور باقاعدہ جائے پرچم پر ہر وقت خدام اپنی ڈیوٹی پر مستعد رہے بعد ازاں افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک، نظم سے ہوا اور پھر آج کی اتھارٹیز میں سے بعض نے اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا۔

کنگ آف کمیون ذے (ze):

”ہمارے ہاں یہ پسند نہیں کیا جاتا کہ کوئی...... ہو جائے بالخصوص بادشاہ وہ تو بالکل بھی ممکن نہیں۔ کچھ عرصہ قبل احمدی مشنری کی اخوت ومحبت نے مجھے (دین) کی معلومات حاصل کرنے پر مجبور کیا اور پہلی بار یہ مجھ پر واضح ہوا کہ......میں بھی فرقے ہیں پھر مزید تحقیق پر سچائی اور خالق حقیقی کی شناخت احمدیت میں نظر آئی۔ میں نے احمدیت قبول کی اور آج جو میں یہاں حاضر ہوا ہوں کہتا ہوں کہ سب سے محبت کرنے والے خدا کا وجود میں نے احمدیت میں دیکھا ہے۔ میں بھی اس خدا کے ساتھ وہیں رہنا چاہتا ہوں جہاں بے لوث محبت اور اخوت ہے۔ چنانچہ میں نے فیصلہ کیا ہے جو میں آیا ہوں تو اب تینوں دن آپ کے ساتھ رہوں گا“۔

کنگ آف کیکا:

آپ نے دنیا کے حالات اور کرائسس کا باری باری ذکر کرنے کے بعد کہا کہ ان کے حقیقی حل کی طرف توجہ نہیں۔ باتیں بہت ہیں، ایک دوسرے پر حملے بہت ہیں ممالک آپس میں لڑ رہے ہیں، قومیں اور مذاہب آپس میں برسرپیکار ہیں۔ ایک احمدیت ہے کہ ہر طرح سے کوشاں ہے کہ دنیا کے حالات درست ہوں اور آج ہم یہاں اپنی کرائسس کے حل کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں اور یقیناً ان کا حل بھی احمدیت میں ہے۔

کنگ آف پورتو نوو:

آپ نے کہا کہ ”کیکا کے بادشاہ تو سب کچھ کہہ گئے ہیں۔ خدا بہت قدوس وعلیم ہے پس ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کس طرح ہم اس کا شکر ادا کر سکتے ہیں۔ نمازوں اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے۔ وہ خدا ہم سے بہت محبت کرتا ہے تبھی تو سب کچھ اس نے ہمیں دیا۔ پس صحیح طریق پر اس کی عبادت بجالا کر اس کا شکر ادا کریں۔ میں آپ کا بھائی ہوں، باپ ہوں، چھوٹا بھی اور بڑا بھی۔ پس ہم سب مل کر ایک دوسرے کے لئے دعا کریں اور صحیح عبادت بجالائیں“۔

کنگ آف پورتو نوو کا طرز تقریر دل کو موہ لینے والا اور نرالا تھا پنڈال فرط طرب سے گونجتا رہا۔

ان تقاریر کے بعد محترم امیر صاحب بینن نے امسال کے جلسہ کے عنوان World Crises and the Pathway to Peace پر حضور انور کے خطابات کی روشنی میں افتتاحی تقریر کی اور دعا کروائی پھر نماز مغرب وعشاء ادا کی گئی۔

جلسہ کا دوسرا دن

جلسہ کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد، فجر اور درس سے ہوا اور پھر ناشتہ کے بعد 10 بجے آج کے پہلے سیشن کا آغاز تلاوتِ کلام پاک اور نظم سے ہوا۔ بعد ازاں اتھارٹیز میں سے **مانیگری کے بادشاہ** نے یوں تقریر کی۔

”میرے لیے ضروری ہے کہ میں قرآن اور بائبل کی تعلیمات سے امن عالم کے لیے تقابلی جائزہ پیش کروں آج تکبر، نخوت اور انتہا پسندی کی دنیا پر حکومت ہے۔ آج دنیاوی طاقتیں اپنے اموال اور ذرائع بہا رہی ہیں دنیا کو تباہ کر کے اپنی طاقتیں دکھانے کے لیے۔ اور یہ سب بائبل اور گزشتہ کتب مقدسہ کے ماننے والے ہیں کیا ایسے امن قائم ہوگا؟ نہیں بلکہ قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے سے جو دنیا کو تعمیر کرنے اور زندگی بخشنے آیا ہے جو بتاتا ہے کہ امن عالم ایک دوسرے کی عزت کرنے اور اتھارٹیز کی اطاعت کرنے سے ہوتا ہے۔ اخوت اور بھائی چارہ سے ہوتا ہے۔ دوسروں کے حقوق دینے سے قائم ہوتا ہے اور میں علیٰ وجہ البصیرت آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دنیا میں کوئی چرچ کوئی گرجا کوئی حکومت اور فرقہ امن قائم نہیں کر سکتا مگر احمدیت کیونکہ تائیدات الٰہیہ سے پتہ چلتا ہے کہ امن عالم اس جماعت کے ساتھ وابستہ ہے جو یہ تمام اقدار اپنائے ہوئے ہے“۔

آپ کی تقریر بہت پرمغز اور دلکش تھی جسے عوام نے خوب سراہا۔

اس کے بعد بینن کے صدر انصاراللہ مکرم توکپو مالکی صاحب نے ”عالمی کرائسز کا حل امام الزماں حضرت مسیح موعود کو ماننے میں ہے“ کے عنوان پر کی اور پھر عطاء المنعم صاحب مربی سلسلہ نے قرآن کریم، احادیث مبارکہ اور آنحضور ﷺ نیز صحابہ کی سیرت بیان کی۔ ان تقاریر کے بعد نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں اور پھر کھانے کا وقفہ تھا۔

جلسہ کا تیسرا سیشن

جلسہ کے تیسرے سیشن کا آغاز حسب روایت تلاوت ونظم سے ہوا اس سیشن میں دو تقاریر تھیں پہلی تقریر مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مکرم لقمان بصیر یو صاحب کی تھی آپ کی تقریر کا عنوان ”امن عالم کے قیام میں جماعت احمدیہ کی کاوشیں“ تھیں۔ دوسری تقریر محترم امیر صاحب نائیجیریا نے یوروبا زبان میں کی جس کا عنوان تھا ”خلافت: عالمی مسائل کا حل“۔ ان دو تقاریر کے بعد نماز مغرب وعشاء اور کھانا ہوا۔ جس کے بعد سالہا سال سے چلنے والی ایک روایت کے مطابق کہ جلسہ کے ایک دن شام کو ملک بھر کی مقامی زبانوں میں اجلاسات ہوتے ہیں جنہیں لوکل جلسے کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ آج بھی یہ مقامی زبانوں کے جلسے ہوئے ان سب کا ایک ہی عنوان تھا ”دنیا کا امن گھروں کے امن سے وابستہ ہے“ چنانچہ ملک بھر کی پانچ بڑی لوکل زبانوں میں رات گئے تک یہ جلسے ہوتے رہے۔

جلسہ کا تیسرا دن

آج کا دن بھی نماز تہجد، فجر اور درس سے شروع ہوا۔ آج کے فجر کے درس میں ایک داعی الی اللہ مکرم آہووے متین کا نکاح تھا جو مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے پڑھایا اور عوام کو احمدیت میں شادیاں کرنے پر درس دیا۔ بعد ازاں بینن کے تمام لوکل مشنریز، معلمین اور داعیان الی اللہ کی محترم امیر صاحب کی ہدایت پر میٹنگ ہوئی جس میں تربیتی معاملات زیر بحث رہے۔ اور پھر ناشتہ کے بعد جلسہ کی اختتامی تقریب کا آغاز ہوا۔

اختتامی تقریب

اختتامی تقریب کا آغاز بھی تلاوت اور نظم سے ہوا۔ یہاں یہ ایک اور دلچسپ ذکر کرتا چلوں کہ امسال کے پروگراموں کی امتیازی حیثیت یہ بھی تھی کہ امسال جلسہ کے تمام پروگراموں میں نظم خواں مقامی خدام تھے جنہوں نے سلسلہ احمدیہ کی اردو منظوم کلام کی تیاری کر کے بہت عمدہ آواز میں پڑھا اور سارے پروگراموں میں تلاوتیں بینن کے حفاظ کرام نے کی۔ دو، تین سال پہلے تک بینن جماعت کا اپنا کوئی بھی حافظ نہیں تھا اور اب اللہ کے فضل سے نائیجیریا اور غانا کے مدرسۃ الحفظ سے استفادہ کیا جاتا ہے اور ہر کلاس میں بینن کی نمائندگی ہوتی ہے۔ آج کی اتھارٹیز میں

☆ ڈائریکٹر امیگریشن بینن

☆ کمشنر امیگریشن بینن

☆ پروٹوکول افسر آف خارجہ منسٹری

☆ وائس پریذیڈنٹ آف انٹر ریلیجنز کونسل

☆ ڈاکٹر احمد صاحب (جو کہ مصری النسل ہیں اور جماعت کے ساتھ بہت اچھا تعلق رکھتے ہیں)

☆ آرمی سائیکالوجی لیفٹیننٹ جناب ادریسو اومے صاحب (یہ کچھ دن قبل بفضل اللہ تعالیٰ احمدی ہوئے ہیں)

☆ سپریم کورٹ کے چیمبر ڈائریکٹر جناب الحاج راؤفو صاحب

☆ مادام گراس لوانی سابقہ مشیر صدر مملکت بینن

☆ کونسلر آف ریپبلک سنٹرل افریقہ

موجود تھیں ان میں سے بعض نے یوں اپنا اظہار خیال کیا۔

☆ آرمی سائیکالوجی لیفٹیننٹ جناب ادریسو اومے صاحب نے اپنے احمدی ہونے کی کہانی سنائی اور پھر کھانے کی میز پر اپنا اظہار خیال کیا کہ مجھے یہاں جلسہ میں آ کر بڑی شدت کے ساتھ محسوس ہو رہا ہے کہ میں نے احمدیت قبول کرنے میں بہت دیر کر دی۔ کیوں نہ پہلے احمدی ہو گیا۔

☆ کونسلر آف ریپبلک سنٹرل افریقہ نے کہا کہ احمدیت کا یہ سبق مجھے بہت پسند ہے۔ محبت، محبت اور سب سے محبت

☆ ڈاکٹر احمد صاحب نے کہا کہ آج کل میرے ذہن میں یہ سوال بہت اٹھ رہا ہے کہ حضرت آدم، موسیٰ، نوح علیہم السلام اور محمد ﷺ

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ....مطبع: ضیاء الاسلام پریس ....مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ....قیمت 5 روپے

مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی

نماز ہمارے لئے کیوں ضروری ہے؟

یہ ایک ایسا سوال ہے جو زیادہ تر ان لوگوں کی طرف سے کیا جاتا ہے جو نماز کی فرضیت کے تو قائل ہیں مگر اس کی حقیقت سے بکلی غافل ہیں یا پھر وہ نماز کو محض ظاہری اتحاد و اجتماع کا ایک ذریعہ خیال کرتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ابتدائے اسلام میں لوگوں کو احکام سنانے اور انہیں قومی و ملکی ضروریات سے واقف کرنے کے لئے اکٹھا کرنے کی ضرورت تھی اور انہیں دنیاوی مصروفیات بھی اس قدر نہ تھیں۔ قریباً فارغ تھے اسی لئے بار بار جمع کر کے مسائل سمجھانے کے لئے نماز فرض کر دی گئی اور اس کا عادی بنایا گیا کہ چھوٹے بڑے کو ایک جا جمع کر کے باہم متحد کیا جاوے اور چونکہ آجکل قومی و ملکی ضروریات کے سمجھنے کے لئے کتابیں اخبارات اور ٹریکٹ اور علوم جدیدہ کی کثرت ہے اور لوگ دنیاوی علوم میں ترقی کر گئے ہیں اور معاشیات وغیرہ امور میں منہمک زیادہ ہیں۔ اس لئے نمازوں کی ضرورت نہیں رہی۔ بوڑھا ہونے پر یہ کام کر لیا جائے یا دنیاوی کام کاج سے گونہ فراغت ہو تو اس طرح توجہ کر لی جائے۔ بس یہی وجہ ہے کہ ایسے لوگ نہ خود نماز کے عادی ہوتے ہیں۔ نہ اپنی اولاد کو نماز کا عادی بناتے ہیں اور اب نوبت بایں جا رسید کہ تعلیم یافتہ لوگ نماز کے تارک زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔

اس سوال کے مختلف جوابات دیئے جاسکتے ہیں۔ مثلاً کبھی تو یہ جواب بھی کافی ہوگا کہ نماز اس لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ اے مومنو! تم نماز قائم کیا کرو اور مشرکوں سے نہ ہو جاؤ۔ یہ جواب ایسے شخص کے لئے کافی ہے جسے خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین ہے۔ اس کی محبت کا چراغ اس دل میں روشن ہے جو اپنے آپ کو خدا کا محتاج سمجھتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اپنا محسن گردانتا ہے۔

اور کبھی اس سوال کا یہ جواب بھی کافی ہوگا کہ آنحضرت ﷺ جن کے متعلق ہمارا ایمان و یقین ہے کہ وہ تمام نبیوں سے افضل ہیں۔ وہ خدا کے حبیب ہیں۔ وہ لولاک لما خلقت الافلاک کی شان رکھتے ہیں۔ ان کا یہ حکم ہے کہ اے میرے ماننے والو میری امت کہلانے والے میرا کلمہ پڑھنے والو۔ میری محبت کا دم بھرنے والو۔ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تم نماز کو نہ چھوڑنا۔ اسے تمام شرائط کے ساتھ بجالاتے رہنا۔ کیونکہ ؎

روز محشر کہ جاں گداز بود
اولیں پرسش نماز بود

کہ قیامت کے دن جب تمام مخلوق خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگی۔ اس دن پہلا سوال نماز کے متعلق ہوگا کہ تم نے نماز سے اپنی وابستگی کیسی رکھی ہے؟

اس سوال کا ایک جواب یہ بھی دیا جاسکتا ہے کہ مذہب (-) جس کے ہم نام لیوا ہیں۔ جس کی طرف ہم خود کو بڑے فخر کے ساتھ منسوب کرتے ہیں۔ اس مقدس مذہب کے اولین متبعین نے اپنے خون سے اس کی آبیاری کی۔ وہ خدا کے پیارے اسی نماز کے عادی تھے۔ یہی نماز ان کی گھٹی میں رچی ہوئی تھی۔ اسی نماز کے ذریعہ وہ ہر مشکل میں کامیابی حاصل کرتے رہے۔ ان تینوں جذباتی مگر تجرباتی جوابات کے بعد میں وہ جوابات پیش کرتا ہوں جو عقلی طور پر یا مادی رنگ میں دیئے جاسکتے ہیں۔

چوتھا جواب اس سوال کا کہ ہمیں نماز پڑھنا کیوں ضروری ہے۔ یہ ہے کہ نماز ہماری روح کی بالیدگی کا باعث ہے۔ نماز سے ہم روحانی تاب و توانائی حاصل کرتے ہیں۔ گویا نماز ہماری روحانی غذا ہے۔

اب میں اصل جواب کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ جس خدا نے ہمارا جسم بنایا اور اس کی طاقت و مضبوطی کے لئے غذا بنائی جسے ہم کھا کر توانائی حاصل کریں۔ اس خدا نے ہماری روح کی طاقت و مضبوطی کو بھی ضرور سامان کیا ہے۔ یہ کیسے ممکن تھا کہ رحمان و رحیم آقا ہمارے فانی جسم کی طاقت و مضبوطی کے لئے سینکڑوں ہزاروں قسم کے سامان تو پیدا کر دیتا۔ مگر باقی و غیر فانی چیز روح کے لئے کوئی سامان پیدا نہ کرتا۔ جس سے وہ روح طاقت و توانائی حاصل کرے۔ سو جاننا چاہئے کہ اس احکم الحاکمین ارحم الراحمین خدا تعالیٰ نے ہماری روح کی غذا کا سامان بھی کر دیا ہے اور وہ روحانی غذا کے سامان بھی سینکڑوں ہزاروں قسم کے ہیں۔ جس سے ہماری روح طاقت حاصل کرتی اور اپنے مقصد حیات کو پانے کی کوشش کرتی ہے۔ ان غذاؤں میں سے بہترین غذا نماز ہے۔ جس سے بڑھ کر اور کوئی غذا نہیں ہے۔

جائے غور ہے کہ جب ہم اپنے جسم کی صحت و توانائی کی خاطر عمدہ غذا حاصل کرنے کی فکر میں غلطاں و پیچاں ہیں۔ حالانکہ ہمیں یقین ہے اور روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ جسم انسانی مٹی میں دفن کیا جاتا اور کیڑوں کی خوراک بنتا ہے۔ گویا وہ قطعی فانی چیز ہے تو ہم اپنی روح کی خاطر عمدہ غذا کی فکر میں کیوں کوشاں نہ ہوں جبکہ ہمارا اعتقاد بھی ہو کہ ہماری روح غیر فانی ہے اور اسی کو خدا تعالیٰ نے اپنی صفات کا عرفان حاصل کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ہمیں ایک حدیث میں اس حقیقت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپؐ نے ایک دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ بتاؤ اگر تمہارے گھر کے دروازے سے مصفا پانی کی نہر گزرتی ہو جس میں تمہیں ہر روز غسل کرنے کا موقعہ ملے تو کیا تمہارے جسم پر کوئی ناپاکی و گندگی یا میل رہ سکے گی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہرگز نہیں رہ سکے گی۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ پانچ نمازوں کی یہی مثال ہے۔ جو شخص پانچ وقت خدا تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہو کر اس کی صفات کا ذکر کرتا۔ اپنی عاجزی کا اعتراف کرتا۔ اس سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتا۔ اپنی روح کی صفائی طلب کرتا ہے۔ اس کے دل میں گندگی کہاں رہ سکتی ہے؟ آنحضرت ﷺ نے اس مثال میں جہاں نمازوں کی ضرورت و اہمیت اور اعلیٰ نتائج پر روشنی ڈالی ہے۔ وہاں نماز کے صحیح طور پر پڑھنے کی توجہ بھی دلائی ہے۔ کیونکہ جس طرح ایک شخص جسمانی صفائی و خوبصورتی حاصل کرنے کے لئے بعض قسم کے اہتمام اور رکھ رکھاؤ کرتا ہے۔ تب اپنا مقصد حاصل کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح نماز سے اپنی روح کی صفائی و پاکیزگی کا طالب بھی جب تک نماز کے لئے خاص قسم کے اہتمام اور رکھ رکھاؤ کا خیال نہ رکھے گا وہ ہرگز اپنا مطلب حاصل نہیں کر سکے گا۔

اس حقیقت کے پیش نظر سمجھ لینا چاہئے کہ جو لوگ بظاہر نماز پڑھتے ہیں مگر نماز سے وہ فوائد حاصل نہیں کرتے جو حاصل کرنے چاہئیں یا جو نتائج لازمی ہیں ان نتائج کو وہ اپنی روح اور اپنے قلب میں نہیں پاتے تو وہ سمجھ لیں کہ جو نماز خدا تعالیٰ ادا کرنے کا حکم دیتا ہے یا جس نماز کی تلقین اس ہادی برحق نے کی ہے وہ نماز ہم سے ادا نہیں ہو رہی۔ یہی وجہ ہے کہ ہم فوائد و نتائج سے محروم ہیں۔

اس سوال کا چھٹا جواب یہ بھی دیا جاسکتا ہے کہ نماز سے ہماری روح کو تسکین اور ہمارے قلب کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ یہ تسکین و اطمینان کئی پہلوؤں سے ہے۔ اول وضو سے کیونکہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ جب خیالات کا اجتماع ایک چیز پر ہو جاتا ہے تو اس کے مختلف حصوں سے جہاں اعصاب کے سرے ختم ہوتے ہیں (Nerves Ends) اس کی طاقت ضائع ہونی شروع ہو جاتی ہے اور خیالات میں پراگندگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر پانی کا چھینٹا دیا جائے تو اعصاب کو سکون حاصل ہو کر خیالات مجتمع ہو جاتے ہیں۔ گویا وضو کے ذریعہ خیالات کے انتشار کو روک کر ایک گونہ ذہنی سکون کا سامان کیا گیا ہے۔

دوئم نماز والی جگہ پر کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہہ دینے کے بعد اس کے لئے فرحت و خوشی کا سامان ہے۔ کیونکہ ایک نمازی گویا خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر ہو جاتا ہے۔ وہ کسی سے بات نہیں کرتا۔ ادھر ادھر جھانکنا منع ہو جاتا ہے۔ گویا نماز پڑھنے والا کلی طور پر عبادت میں محو ہو جاتا ہے۔ دوسرے کے سلام کا بھی جواب نہیں دے سکتا۔ غرض اللہ اکبر کہہ دینے کے ساتھ ہی نمازی کو یہ احساس ہونا چاہئے کہ میں خدا تعالیٰ کے حضور کھڑا ہوں اور وہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ اس خیال کے آتے ہی اسے یکسوئی۔ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے کی وجہ سے عرض معروض کر لینے کا موقع مل جانے پر فرحت اور طبیعت میں ایک گونہ خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ اسی وجہ سے آنحضرت ﷺ نے فرمایا عمدہ عبادت اور اعلیٰ درجہ کی نیکی یہ ہے کہ تو خدا تعالیٰ کی عبادت اس احساس و یقین کے ساتھ بجالائے کہ گویا تو اسے اپنے سامنے دیکھ رہا ہے اور اس کے جمال کا نظارہ کر رہا ہے۔ لیکن اگر تو جہت خداوندی میں ابتدائی مرحلہ پر ہے۔ تو کم از کم یہ احساس تیرے دل میں ضرور ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی نظر مجھ پر پڑ رہی ہے اور وہ مجھے دیکھ رہا ہے۔

ایک نمازی جب انتہائی عجز و نیاز سے خدا تعالیٰ کی صفات بیان کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا کلام خلوص و محبت سے پڑھتا ہے۔ رکوع و سجود میں اس کے حضور دعائیں کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے حبیب اپنے آقا و مولیٰ پر صلوٰۃ پڑھتا ہے۔ مومن بندوں کے حق میں بلندی درجات کی دعا کرتا ہے اور اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے کمزوریوں کوتاہیوں کے معاف کئے جانے اور بہتر سے بہتر راہنمائی اور توفیق حاصل کرنے کی دعا کرتا ہے تو اس کے دل کو کمال لذت ملتی ہے اور بہت بڑی تسکین و راحت حاصل ہوتی ہے۔ انہی مذکورہ بالا بلکہ اس سے بھی زیادہ بابرکت امور اور لذات روحانیہ کی وجہ سے ہی آنحضرت ﷺ نے فرمایا ”قرۃ عینی فی الصلوٰۃ“ یعنی مجھے تو اپنے دل کا سرور۔ اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک اپنی روحانی لذت نماز میں ہی نظر آتی ہے۔

اس سوال کا ساتواں جواب یہ بھی ہے کہ (-) نماز لقاء الٰہی کا باعث ہے یعنی انسانی غرض پیدائش اس سے حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ میں نے انسانوں کو اس غرض و مقصد کے لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری معرفت حاصل کریں۔ میں ان کا مطلوب ہوں۔ میری طرف متوجہ ہوں۔ میری طرف آئیں اور مجھے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ تمام ہادیان مذاہب نے اپنے اپنے وقت میں اپنی قوم کو اسی بات کی تلقین کی ہے کہ اے لوگو خدا کی طرف آؤ۔ اس کی طرف متوجہ ہو۔ اس کو حاصل کرو۔ اس کی صفات کو اپنے اندر جذب کرو۔ اس کے نور سے

منور ہو جاؤ۔

جب ہم تنہائی میں بیٹھ کر اپنے دل کی گہرائیوں سے اپنی پیدائش کا مقصد معلوم کرنا چاہیں تو ہماری فطرت سلیمہ اپنی اندرونی محبت الٰہی کی چنگاری کی بنا پر جو روز ازل سے ہمارے اندر رکھی گئی ہے۔ یہی جواب دے گی کہ میں کسی مطلوب کی تلاش میں ہوں۔ ہم دنیا میں اس فطرتی آواز کی بناء پر اپنے گردوپیش یہ نظارے دیکھتے ہیں کہ کوئی شخص اس اندرونی تڑپ کو پورا کرنے کے لئے آگ کی پوجا کر رہا ہے کوئی سورج کو دیوتا سمجھ کر اس کے آگے سمادھی لگائے ہوئے ہے۔ کوئی جنگل اور ویرانے میں یاھُو کر کے اپنی پیاس بجھا رہا ہے۔ کوئی مندر میں گھڑیال کے شور سے اپنے دل کو تسلی دیتا ہے کہ میری روح شاید اسی طرح عالم بالا کی طرف پرواز کر سکے کوئی مسجد میں اپنی جبین نیاز کو رگڑ رہا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی ایک مناجات میں خدا تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ؎

تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
جس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا

الغرض فطرت کی اس آواز کی بناء پر مجبور ہو کر لوگوں نے اس محبوب ازلی کو حاصل کرنے کے لئے کئی راستے اور کئی طریق تجویز کر رکھے ہیں۔ ہمارے سید و مولیٰ سرور کائنات محمد عربی ﷺ نے فرمایا اے سفلی زندگی میں گھرے ہوئے لوگو اے مادی دنیا میں جکڑے ہوئے لوگو تم اگر خدا تعالیٰ کو پانا چاہتے ہو۔ اگر تم اس العلی العظیم ہستی کی طرف عروج کرنا چاہتے ہو تو فقط یہی صورت ہے کہ تم نماز ادا کیا کرو۔ کیونکہ الصلوٰۃ معراج المومن یعنی نماز جو تمام شروط کے ساتھ ادا کی جاوے۔ وہی ان کے عالم بالا میں جانے کے لئے سیڑھی کا کام دیتی ہے۔ جیسے کسی اونچی جگہ پر بغیر کسی سیڑھی کے پہنچنا مشکل ہے۔ ویسے ہی خدا تعالیٰ جیسی بلند و بالا ہستی کے حضور بجز نماز کے پہنچنا مشکل ہے۔ نمازیں پڑھو پوری شرطوں سے ادا کرو۔ پھر دیکھو تم خدا تعالیٰ کو پالو گے۔ اپنے مقصد زندگی کو حاصل کر لو گے۔ ورنہ اس کے بغیر ناممکن ہے کہ تم اس مطلوب حقیقی کو پاسکو۔ اسی وجہ سے ایک اور حدیث میں فرمایا...... ایک مومن اور کافر کے درمیان نماز ہی فرق کا باعث ہے۔ مومن کا یہ عقیدہ ہے کہ میں نے خدا تعالیٰ کے حضور جانا ہے۔ میں نے اپنے معبود کو پانا ہے۔ میں نے اپنے محبوب کو ملنا ہے۔ پس اس لئے وہ اس کو ملنے کے لئے جدوجہد کرتا ہے۔ اس کی بتائی ہوئی راہوں اور طریق پر چلتا ہے اور ان تمام راستوں میں بہتر خدا تعالیٰ کا اپنا بتایا ہوا راستہ نماز ہے۔ جو اس کو اختیار کرتا ہے وہ اپنے دعوئ ایمان میں سچا ہے اور جو دعویٰ کرتا ہے کہ میں نے خدا کو ملنا ہے۔ مگر اس کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کو اپناتا نہیں ہے۔ تو گویا وہ عمل سے اپنے معبود کا انکار کر رہا ہے۔ اس کا دعویٰ محبت الٰہی کا قابل پذیرائی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح رنگ میں نماز ادا کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بخشے۔ آمین (الفضل 2 مارچ 1952ء)

ا۔ ریحان

میری پیاری ساس محترمہ امۃ الرشید صاحبہ

میری پیاری ساس محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ بہت محبت اور شفقت کرنے والی خاتون تھیں۔ میں اپنی شادی کے بعد چار سال ان کے ساتھ رہی لیکن یادیں اتنی گہری اور خوبصورت ہیں کہ ایسا لگتا ہے میں صدیوں ان کے ساتھ رہی۔ ان کی بے لوث محبت پُرخلوص لہجہ اور ہم سب کی بہتری کا خیال اور ڈھیروں دعائیں ہیں۔

قدرت نے آپ کو ایک درد آشنا دل دیا تھا اور اسی کے سہارے آپ نے اپنی ساری زندگی گزار دی۔ جتنا پیار مجھے امی جان نے کیا اتنے کم عرصے میں شاید ہی اتنا پیار کسی کی امی ساس نے اپنی بہو سے کیا ہو۔

امی جان کو شوگر تھی اور دائیں سائیڈ پر فالج تھا۔ اگرچہ آپ چل پھر بھی نہیں سکتی تھیں لیکن پھر بھی ہر ایک کی خوشی غم میں شریک ہوتیں میرا رشتہ بھی آپ خود پسند کر کے گئی تھیں۔

امی جان کا جماعت کے ساتھ بہت گہرا تعلق تھا۔ آپ 30 سال کوٹ ادو میں رہیں اور 17 سال وہاں کی صدر لجنہ اماء اللہ کے فرائض سرانجام دیتی رہیں۔ میرے سسر مکرم امان اللہ خان ظفر صاحب واپڈا کالونی میں ملازم تھے۔ آپ شہر سے دور گاؤں پیدل چل کر اپنی صدارت کے کام سرانجام دیتی رہیں۔ وہ ہم سب کے لئے بے مثال نمونہ تھیں۔ آپ موصی تھیں، آپ کی وفات کے وقت آپ کی وصیت کو 37 سال گزر چکے تھے۔ ان کے چھ بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ ایک بیٹا فرقان اللہ خان بعمر اٹھارہ سال کوٹ ادو نہر میں ڈوب گیا۔ اور تین دن کے بعد ان کی نعش کو نہر سے نکالا گیا۔ لیکن آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بے حد صبر عطا ہوا۔ بیٹے کی وفات آپ کے لئے امتحان بن گئی جس میں آپ کے ایمان کی پوری پوری آزمائش کی گئی لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے اس موقع پر بھی ثابت قدم رہیں اور کسی وقت بھی ان کے قدم جادہ صدق سے ادھر اُدھر نہیں بھٹکے۔ جب میری شادی ہوئی مجھے ہنڈیا بنانی نہیں آتی تھی مجھے امی جان نے سکھائی۔

آپ نے میرے بیٹوں کے نام بھی خود رکھے تھے۔ بڑے کا نام طٰہٰ امان جبکہ چھوٹے کا نام طلحہ امان رکھا۔ آپ نے عید پر مجھے اور بچوں کو کپڑے لے کر دینے اور جب میں نے کہنا اپنی دوائیوں کے لئے پیسے رکھ لیں تو آپ کہتیں میری دوائیں اتنی ضروری نہیں ہیں۔ آپ لڑائی جھگڑے اور جھوٹ سے سخت نفرت کرتی تھیں اور سچائی پسند تھیں۔ اپنی وفات سے قبل ایک دن آپ نے مجھے بلایا اپنے کانوں سے بالیاں اتار کر میرے کانوں میں ڈالیں میرے انکار کرنے پر ناراض ہو گئیں اور کہا مجھے اپنی امی نہیں سمجھتی۔

آپ میں ایک خاص بات یہ تھی کہ تھوڑی سی چیز بھی آپ نے مل بانٹ کر کھانا سکھایا وہ کہتیں کہ مل جل کر کھانے میں برکت ہے۔ ایک دن میرے سر میں شدید درد تھا امی جان کو میں نے دیکھا کہ وہ میرے کمرے میں آگئیں حالانکہ ان سے چلا بھی نہیں جا رہا تھا۔ آپ میرے پاس آکر میرا سر دبانے لگیں مجھے اتنی حیرت ہوئی ان کی طبیعت خراب ہے۔ اور وہ میرا سر دبا رہی ہیں۔ ان کے مجھ پر اس قدر احسان ہیں کہ میں کبھی ان کو بھول نہیں سکتی۔

میرے بڑے بیٹے کی پیدائش سے قبل انہوں نے مجھے کہا کہ بیٹی بچے کی پیدائش سے پہلے دانوں کا گٹو بھر کر صدقہ دو اور پھر جانا جب ہم رات کو ڈیڑھ بجے بچے کو لے کر گھر آئے تو گاڑی سے اترتے ہی میں نے دیکھا امی جان اور میری چھوٹی نند گڑیا کو لے کر دروازے میں کھڑی ہمارا انتظار کر رہی تھیں۔ میں حیران تھی کہ آخر اپنی اتنی بیماری کے باوجود وہ ساری رات جاگ کر دعائیں کرتی رہیں اور بار بار میرا حال پوچھتی رہی تھیں۔

امی جان اور ابو جان کا آپس میں بے حد پیار تھا ایک دوسرے کے دکھ درد میں برابر کے شریک ہوتے تھے۔ اپنی وفات سے تین چار دن قبل امی جان ابو جان سے بار بار معافی مانگتی رہیں۔

خدا تعالیٰ نے آخری عمر میں بھی امی جان کے صبر کا امتحان پھر لیا اور آپ کے دوسرے نمبر والی بیٹی باجی ناصرہ 31 جولائی 2008ء کو وفات پا گئیں اور پھر بھی اتنے صبر اور حوصلے سے سب کے ساتھ افسوس میں بیٹھیں بہت صبر والی تھیں۔ یہ دو آزمائشیں امی جان کے لئے قیامت سے کم نہ تھیں۔ امی جان کا خواب تھا کہ ہمارا اپنا مرکز میں گھر ہو۔ وہ کہتیں کہ میرے بچے اپنے ذاتی گھر میں رہیں۔ آپ کا یہ خواب آپ کے تیسرے بیٹے کے ذریعے پورا ہوا۔ رضوان بھائی اپنی فیملی کے ساتھ چائنہ میں مقیم ہیں۔ اور آپ کی ہی دعاؤں سے آپ کے بڑے بیٹے عابد بھائی اپنی فیملی کے ساتھ لندن میں مقیم ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ امی جان کے خاندان پر خدا تعالیٰ اپنا فضل ہمیشہ فرماتا چلا جائے اور تمام فیملی کو امی جان کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ اور ان کے درجات بلند کرے آمین

بقیہ از صفحہ 6: اردو مزاح نگاری

اور یونس بٹ کا کہنا ہے ''ایک سیب کھاؤ اور ڈاکٹر کو بھگاؤ اور ایک پیاز کھاؤ سب کو بھگاؤ''۔ کسی قسم کی تحریف کے بغیر غزلوں سے ایک ایک مصرع لے کر اس طرح جوڑا جاتا ہے کہ وہ مزاح پیدا کرتا ہے۔ پتہ نہیں یہ تحریف کی تعریف پر پورا اترتا ہے نہیں۔ بہرحال کنہیالال کپور کی ایک کوشش پیش خدمت ہے۔

دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے
گر نہیں میرے اشعار میں معنی نہ سہی

اختتام

مزاح نگاری کے مختلف حربوں کے تذکرے کے ساتھ یہ تحریر اختتام کو پہنچتی ہے۔

معیاری مزاحیہ تحریر میں موقع و محل کی مناسبت کے کئی طریقے بیک وقت موجود نظر آتے ہیں۔ جو مصنف مختلف حربوں کے امتزاج سے اپنا خاص اسلوب بنانے میں کامیاب ہو جاتا ہے وہی کامیاب مزاح نگار ثابت ہوتا ہے۔ بقول ڈاکٹر سلیم اختر ''اسلوب کے بغیر شاید انشائیہ نگار تو بنا جا سکتا ہے مگر کبھی بھی اچھا طنز نگار یا مزاح نگار نہیں بن سکتا''۔

مزاح وقتی شے ہے۔ قہقہہ یا مسکراہٹ کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اسے زندہ رکھنے کیلئے طنز کا سہارا لیا جاتا ہے۔ اسی لئے 'طنز و مزاح' کا مرکب بہت مستعمل ہے۔ البتہ طنز قدرے منفی چیز ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ کسی کا دل دکھائے بغیر مزاح پیدا کرنا دقیق اور عظیم کام ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ دیگر اصناف ادب کے مقابلہ میں بہت کم معیاری مزاح دستیاب ہے۔

اردو کے بعض نقاد طنز و مزاح کو تیسرے درجہ کا ادب قرار دیتے ہیں یعنی اوّل شاعری، دوم کہانی، سوم مزاح۔ اس کی بڑی وجہ شاید اردو ادبی زبان کا تہذیبی رکھ رکھاؤ ہے کیونکہ ابتدا ہی سے اردو مزاح میں سوقیانہ یعنی بازاری پن نمایاں رہا ہے۔ لیکن پچھلے پچاس ساٹھ برسوں میں اردو ادب کی پہلی دو شاخوں کا دور شباب ڈھلتا ہوا محسوس ہوتا ہے جبکہ اردو مزاح اپنی نئی جہتوں کے ساتھ ترقی پذیر ہوتا نظر آتا ہے۔ بہرحال اردو مزاح میں ابھی تک کسی عظیم شاہکار کا انتظار ہے۔ عدم کے اس شعر کے ساتھ ختم کرتے ہیں۔

تخلیق کائنات کے دلچسپ کھیل پر
ہنستا تو ہوگا آپ بھی یزداں کبھی کبھی

Hm
909.1

17

سارے جہاں میں دھوم ہماری زباں کی ہے

اردو مزاح نگاری اور اس کے تبسم آفریں انتخاب

مکرم طاہر احمد خان صاحب

(قسط دوم)

غذا میں مزا اور مزاح

شاید ہی کوئی مزاح نگار ہوگا جس نے کھانے پینے اور اس کے متعلقات سے مزاح تخلیق نہ کیا ہو۔ قتیل شفائی جیسے سنجیدہ شاعر کی ایک تحریف ملاحظہ ہو۔

شاید مجھے نکال کے کچھ کھا رہے ہوں آپ
محفل میں اس خیال سے پھر آ گیا ہوں میں

اور ابن انشاء ایک خط میں اے حمید کے بیٹے کو لکھ رہے ہیں ’’تمہارے ابا کے ساتھ ہمارا دعوتوں کا وٹے سٹے کا معاملہ ہے۔ کبھی یہ ہمیں دعوت پر بلا لیتے ہیں اور کبھی ہم ان کی دعوت میں آ جاتے ہیں‘‘۔ اور مشتاق یوسفی کا انکشاف ملاحظہ ہو’’......کو کھانے کا ایسا ہوکا ہے کہ ایک منہ انہیں ہمیشہ ناکافی معلوم ہوتا ہے۔ خود کہتے ہیں ’صاحب! خدا نے ایک پارۂ گوشت کو جانے کس لذت سے ہمکنار کر دیا۔ اگر سارا بدن اس لذت سے آشنا ہو جاتا تو انسان اس کی تاب نہ لا سکتا۔ زمین کی چھاتی پھٹ جاتی‘‘۔ ایک اور جگہ لکھتے ہیں ’’دال کو ہندوآنہ بدعت اور سبزی کھانے کو مویشیوں کی صریح حق تلفی سمجھتے تھے۔ کڑاہی گوشت کا مطلب صرف یہی نہیں ہوتا تھا کہ وہ کڑاہی میں کھائیں بلکہ کڑاہی بھر کر کھائیں‘‘۔ نظیر اکبر آبادی کا چاند اور سورج کو روٹیوں سے تشبیہہ دینا تو قدامت پسندی کے زمرہ میں آ سکتا ہے البتہ پلاؤ اور مرغ جدید کھانوں میں سرفہرست ہیں۔ نذیر احمد شیخ کہتے ہیں

جہاں بھی پلاؤ بگھارا گیا ہے
اسی غم میں شیطان مارا گیا ہے
زمیں سے فلک تک بھپارا گیا ہے
کہ مومن پہ یہ کیا اتارا گیا ہے

لذت کام و دہن کے بارے میں یونس بٹ کا ایک نمونہ پیش ہے ’’ایک بار ان کو کھاتا دیکھ کر کسی نے لکھ دیا کہ یوں کھاتے ہیں جیسے آخری بار کھا رہے ہوں تو ناراض ہو گئے سو اُسے لکھنا پڑا کہ یوں کھاتے ہیں گویا پہلی بار کھا رہے ہوں‘‘۔ مرغ کے بارے میں اتنا کچھ لکھا گیا ہے کہ پورا دفتر درکار ہے۔

مرغ چرغا کے بارے میں انور مسعود کی تنبیہ ملاحظہ ہو۔

یہ بوفے ہے یہاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی
جو خود بڑھ کر اٹھا لے ہاتھ میں مرغا اسی کا ہے

مشتاق یوسفی کی خوش خوراکی کی ایک مثال دیکھئے ’’ستو اور فالودہ خالصتاً لغوی معنوں میں نہ آپ کھا سکتے ہیں نہ پی سکتے ہیں۔ یہ ٹھوس غذا اور ٹھنڈے شربت کے درمیان ایک ناقابل بیان سمجھوتہ ہے‘‘۔ زیادہ کھانے کا لازمی نتیجہ مٹاپے کی شکل میں نمودار ہوتا ہے۔ اس پر بھی کافی مزاح لکھا گیا ہے۔ بقول یونس بٹ ’’30 سال سے ویٹ لفٹنگ کر رہے ہیں ہر وقت ڈھائی من وزن اٹھائے پھرتے ہیں‘‘۔ وہ تو ’جانِ من‘ کو بھی ’’جانِ دومن‘‘ لکھتے ہیں اور مشتاق وزن کم کرنے کے ایک طریقہ کے بارے میں اس طرح رقمطراز ہیں ’’وزن کم کرنے کیلئے ڈاکٹر نے گھڑ سواری کا مشورہ دیا۔ ایک ماہ بعد ڈاکٹر کے پاس گئے اس نے پوچھا کچھ وزن کم ہوا۔ بولے جی ہاں۔ گھوڑے کا‘‘۔ اور کھانے کے آخر میں سویٹ ڈش دی جاتی ہے اس کا احوال دلاور فگار کی زبانی سنئے۔

دعوتوں میں شاعری اب ہوگئی ہے رسم عام
یوں بھی شاعر سے لیا جاتا ہے اکثر انتقام
پہلے کھانا اس کو کھلواتے ہیں بھوکے کی طرح
پھر اسے کرتے ہیں استعمال میٹھے کی طرح

دانشمندانہ مزاح

مزاح صرف وقتی ہنسی مذاق ہی نہیں ہوتا بعض اوقات اس میں حکمت و دانائی کا سمندر موجزن ہوتا ہے۔ کسی تشبیہہ یا مشابہت میں ایسی ازلی و ابدی حقیقت کا بیان ہوتا ہے وہ اقوال زریں سے بھی بلند تر محسوس ہوتا ہے۔ یونس بٹ لکھتے ہیں ’’بیوقوف کا دل اس کے منہ میں ہوتا ہے اور عقلمند کا منہ اس کے دل میں‘‘ اسی طرح ضمیر جعفری فرماتے ہیں ’’بعض لوگ دماغ کے خانے میں بھی دل ہی رکھتے ہیں‘‘ اور بقول یونس بٹ ’’بغیر سوچے سمجھے بات کرنے کے بعد پریشانی ہوتی ہے حالانکہ سوچ سمجھ کر بات کرنے سے پہلے پریشانی ہوتی ہے‘‘۔ مزید لکھتے ہیں ’’کسی کو احمق سمجھ کر اس سے بحث کرنے سے پہلے یقین کر لیں کہ وہ بھی تو یہی کچھ نہیں کر رہا‘‘۔

ڈاکٹر سلیم ملک لکھتے ہیں ’’بچے غلطیاں کرنا سیکھ رہے ہیں اور ہم غلطیاں کرنا سیکھ چکے ہیں‘‘ اور انور احمد علوی کہتے ہیں ’’طلباء میں نقل اور اساتذہ میں نقل مکانی کا رجحان بہت زیادہ ہے...... نصاب پڑھاتے پڑھاتے عمر گزر جاتی ہے پھر بھی صاحب نصاب نہیں بن پاتے ...... بڑھاپا آ جاتا ہے، عینک کا نمبر بڑھ جاتا ہے مگر تنخواہ نہیں بڑھتی‘‘۔ عمر اور بڑھاپے کے بارے میں چند ٹکڑے ملاحظہ ہوں۔ یونس بٹ لکھتے ہیں ’’بیماری تو عمر ہے۔ بندے کو پیدا ہوتے ہی یہ مرض لگتی ہے اور بڑھتی چلی جاتی ہے‘‘۔ مزید کہتے ہیں ’’انسانی زندگی کے تین ادوار ہیں ایک جب آپ کو قیلولہ کرنا پڑتا ہے مگر آپ کرنا نہیں چاہتے۔ دوسرا جب آپ قیلولہ کرنا چاہتے ہیں مگر آپ کے پاس وقت نہیں ہوتا۔ تیسرا دور جب آپ قیلولہ کرنا چاہتے ہیں اور آپ کے پاس وقت بھی ہوتا ہے مگر نیند نہیں آتی‘‘۔ پھر ایک اور جگہ لکھتے ہیں ’’اس عمر میں بندہ خدا کو یاد کرتا ہے مگر چاہتا ہے خدا اسے یاد نہ کرے‘‘۔

شیطان کے تعلق میں مزاح نگاروں نے بہت مزاح تخلیق کیا ہے۔ شفیق الرحمٰن کے مخصوص کردار کا نام ہی شیطان ہے۔ کئی مضامین کا عنوان ہی شیطان اور اس کے متعلقات پر مبنی ہے۔ یونس بٹ کی ایک کتاب کا نام ہی شیطانیاں ہے۔

پُرحکمت مزاح کے تحت ادب سے متعلق مزاح کا ذکر کر کے اس موضوع کو ختم کرتے ہیں۔ مشتاق یوسفی کہتے ہیں ’’محاورے تو زبان کے بڑھے ہوئے ناخن ہوتے ہیں‘‘۔ اس بارے میں یونس بٹ کی چھیڑ خانیاں دیکھئے۔ لکھتے ہیں ’’کہانی یا افسانے اور حقیقت میں یہ فرق ہے کہ کہانی یا افسانہ بے تکا نہیں ہوتا‘‘۔ ’’رائٹرز خوابوں کے محل بناتے ہیں۔ قارئین ان میں رہتے ہیں اور پبلشران کا کرایہ وصول کرتے ہیں‘‘ اور مولانا شبلی کی تحریری خاصیت کے بارے میں مشتاق یوسفی لکھتے ہیں ’’شبلی پہلا یونانی تھا جو مسلمانوں میں پیدا ہوا۔ انہوں نے اردو رسم الخط میں عربی لکھی۔ ان کی نثر کا مطالعہ کرنا ایسا ہے جیسے دلدل میں تیرنا‘‘ اور علامہ اقبال کی اردو شاعری پر پطرس بخاری کا جامع تبصرہ قابل غور ہے۔ ’’علامہ اقبال نے اردو میں مردانہ شاعری کو رواج دیا‘‘ اور یونس بٹ کے اس جملہ پر موضوع ختم کرتے ہیں ’’سب شاعر بُرے ہی نہیں ہوتے کچھ بہت بُرے بھی ہوتے ہیں‘‘۔

مزاح نگاری کے مختلف حربے

مزاح نگاری کے مختلف طریقے ہیں۔ ان طریقوں کو حربے کہا جاتا ہے۔ ان حربوں کی فہرست کافی طویل ہے۔ اردو مزاح نگاری کے ابتدائی نمونوں میں شروع کے دو حربے ہی زیادہ تر استعمال ہوتے تھے لیکن آہستہ آہستہ باقی حربے پہلے دو حربوں پر چھاتے محسوس ہوتے ہیں۔ شاید اس طرح انگریزی ادب سے متاثر ہو کر ہوا۔ بہرحال ایک کامیاب مزاح نگار اسے گردانا جاتا ہے جو موقع محل کی مناسبت سے ہر حربہ کا استعمال کرنا جانتا ہو اور یہی چیز اس کا اسلوب کہلاتی ہے۔ ہر حربہ کا مختصر ذکر حسب ذیل ہے۔

مزاحیہ صورت واقعہ

اس میں کسی غلطی، غلط فہمی یا اتفاقِ وقت کا سہارا لے کر مزاحیہ صورتحال پیدا کی جاتی ہے۔ لیکن عملی مذاق سے بہت کم کام لیا جاتا ہے۔ اس حربے کیلئے پطرس بخاری اور ان کے بعد امتیاز علی تاج کا نام بہت مشہور ہے۔ اس کی عمدہ مثال پطرس بخاری کا مضمون ’’مرحوم کی یاد میں‘‘ ہے۔ دورِ حاضر میں مشتاق یوسفی کا ایک جملہ غور فرمائیے ’’کراچی کے ایک مزار کے بارے میں جو ہمارے سامنے پر ہوا ہے بالا علان یہ تسلیم کرنے کیلئے تیار ہیں کہ اس کے متعلق ہر چیز شریف ہے سوائے صاحب مزار کے‘‘ اور عطاء الحق قاسمی ایک کالم میں لکھتے ہیں ’’رومی اب جب چاہتا ہے کہ خالد احمد کی گفتگو نہ سنے تو گفتگو کے دوران آلہ سماعت کان سے نکال دیتا ہے بلکہ جب زیادہ زچ ہو جائے اور خالد احمد کی شکل تک نہ دیکھنا چاہے تو عینک بھی اتار کر پرے رکھ دیتا ہے کہ بچو پہلے تو آواز نہیں آ رہی تھی اب تصویر بھی نہیں آ رہی‘‘۔

اور شعری شکل میں دلاور فگار کا یہ قطعہ ملاحظہ ہو۔

کسی شاعر نے اک محفل میں نوے شعر فرمائے
ردیف و قافیہ یہ تھا، دعا کر دے، دوا کر دے
کہیں مقطع نہ پا کر ایک سامع نے دعا مانگی
الہ العالمیں! اس قید سے مجھ کو رہا کر دے

اس موضوع کو عطاء الحق قاسمی کے اس اقتباس پر ختم کرتے ہیں ’’میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اللہ مجھے معاف کرے میں نے کافی جھوٹ بول لیا ہے۔ لہٰذا آپ سے اجازت چاہتا ہوں کہ ابھی دوسروں کی باری ہے‘‘۔

مزاحیہ کردار نگاری

اردو مزاح نگاری میں انگریزی ادب سے متاثر ہوکر مزاحیہ کردار سازی کا کافی رواج رہا ہے۔ یہ ایک قسم کی تحریف بھی ہوتی ہے۔ بعض نقاد اسے مزاح نگار کا ہمزاد بھی کہتے ہیں یعنی جو بات وہ خود نہیں کہہ سکتا یا کہنا نہیں چاہتا یا خود کرتے ہوئے دکھانا نہیں چاہتا وہاں اپنے ہمزاد کو آگے کر دیتا ہے۔ ''داستان امیر حمزہ'' کا ''عمرو عیار''، رتن ناتھ سرشار کا ''خوجی''، امتیاز علی تاج کا ''چچا چھکن''، شفیق الرحمٰن کا ''شیطان''، مشتاق احمد یوسفی کا ''مرزا عبدالودود بیگ''، اشفاق احمد کا ''تلقین شاہ'' اور ڈاکٹر محمد یونس بٹ کا ''ف'' اس کی کامیاب مثالیں ہیں۔ کامیاب مزاحیہ کردار تخلیق کرنا کافی مشکل کام ہے لیکن اگر تخلیق ہوجائے تو مزاح نگار کا کام آسان ہوجاتا ہے۔ واضح رہے کہ مزاحیہ کردار مسخرہ نہیں ہوتا وہ غیر شعوری طور پر ایسی حرکات انجام دیتا ہے جو ہنسی کو تحریک دیتی ہیں۔ اس میں خاص قسم کی ناموزونیت (ABNORMALITY) پائی جاتی ہے۔

مزاح نگاروں کے مخصوص مزاحیہ کرداروں کے علاوہ چند مخصوص افراد سے اکثر و بیشتر مزاحیہ کردار نگاری سے کام لیا جاتا ہے۔ جن میں فلسفی پروفیسر اور زن مرید شوہر کافی مستعمل ہیں۔ فلسفی کی حالت زار کے نقشہ آرائی میں یار لوگوں نے خوب مبالغہ آرائی سے کام لیا ہے۔ ایسے ایسے لطیفے مشہور ہیں جن کی پلکیں بھی سفید ہوگئی ہیں۔ یونس بٹ کہتے ہیں ''یادداشت ایسی کہ راستے میں کھڑے ہوکر سوچنے لگتے ہیں کہ محبوب سے مل کر آرہے ہیں یا ملنے جارہے ہیں'' اور مجازی یا مزاجی خدا یعنی شوہر کے بارے میں ضمیر جعفری فرماگئے ہیں ؎

جانِ محفل تھا خدا بخشے ضمیر
اب تو اِک عرصہ سے شوہر ہوگیا

مبالغہ آرائی یا خیالی مزاح

یہ کافی مشکل کام ہے اور ذرا سی بے احتیاطی ایسے مزاح کو ادبی معیار سے گراسکتی ہے۔ مشتاق احمد یوسفی میں ایسے مزاح کی صلاحیت بدرجہ اتم نظر آتی ہے۔ شعری نمونے کے طور پر سرفراز شاہد کا یہ شعر دیکھئے ؎

مٹن اور دال کی قیمت برابر ہوگئی جب سے
یقیں آیا کہ دونوں میں حرارے ایک جیسے ہیں

قول محال سے مزاح

جو بات دیکھنے میں باطل معلوم ہو لیکن حقیقت میں حق ہو یعنی بعید العقل بات۔ بظاہر ناممکن اور مشکل بات لیکن غور کرنے پر درست معلوم ہو۔ اردو مزاح نگاری میں اس کے بعض عمدہ نمونے موجود ہیں۔ مشتاق احمد یوسفی لکھتے ہیں ''جو بات عقل و منطق کے ذریعہ ذہن میں داخل نہیں ہوئی وہ عقل و منطق سے کیسے نکالی جاسکتی ہے۔ تو ہم کے کارخانے کا دستور نرالا ہے۔ یاں وہی ہے جو اعتبار کیا'' اور ڈاکٹر یونس بٹ لکھتے ہیں ''پیدائش کے وقت انسان روتا ہے اور لوگ ہنستے ہیں لیکن مرتے وقت سارے رو رہے ہوتے ہیں اور مرنے والے کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ ہوتی ہے کیونکہ وہ زندگی کا لمبا سفر ختم کرکے منزل مقصود پر پہنچ چکا ہوتا ہے'' اور کہتے ہیں ''معاف کردینے سے سخت انتقام اور کیا ہوسکتا ہے کہ آپ ایک دم مد مقابل کو گھٹیا اور خود کو عالی ظرف ثابت کردیتے ہیں''۔ مزید لکھتے ہیں ''فطرت کتنی مستقبل بین ہے جس نے اس وقت ناک اور کان بنائے جب ابھی عینک ایجاد نہیں ہوئی تھی''۔ ڈاکٹر یونس بٹ کا ہی ایک اور نمونہ ملاحظہ ہو ''کوئی پوچھے جنت میں جانے کے لئے کیا کرنا پڑتا ہے؟ سب سے پہلے مرنا پڑتا ہے'' اور رئیس امروہوی کے اِن اشعار پر اس بات کو ختم کرتے ہیں۔ ؎

نہ کر افلاس و ناداری کی تعریف
نہ دے قولِ بزرگاں کے حوالے
اگر سرمایہ داری امتحاں ہے
خدا اس امتحاں میں سب کو ڈالے

بذلہ سنجی (WIT)

یہ ہجو، پھبتی، فقرہ بازی اور برمحل حاضر جوابی کی ادبی شکل ہے جس کیلئے WIT یعنی ذہانت و فراست بنیادی چیز ہے۔ ورنہ یہ فوراً ادبی معیار سے گرکر بازاری اور نہایت قابل اعتراض چیز بن جاتی ہے۔ پنجاب کے بعض علاقوں میں یہ بدنام زمانہ ''وَتی'' یا ''وَختی'' کے نام سے رائج ہے۔ اردو مزاح نگاری میں ڈاکٹر محمد یونس بٹ جیسے بسیار نویس تو ایک طرف رہے، مشتاق احمد یوسفی جیسے معتبر نام بھی اعتراضات سے مبرا نہیں۔ بہرحال محتاط انتخاب پیش خدمت ہے۔

ایک محقق نے عورتوں کی لمبی عمر ہونے کی ایک وجہ یہ بتائی کہ عورتوں کی کوئی بیوی نہیں ہوتی۔ صرف شادیات نہیں دیگر موضوعات پر بھی ان کے بہت سے جملے قابل غور ہیں۔ مثلاً قلم کلاشنکوف سے زیادہ مفید ہے۔ واقعی کلاشنکوف سے آپ شلوار میں ازار بند تو نہیں ڈال سکتے''۔

دیگر مصنفین میں رشید احمد صدیقی کا یہ جملہ دیکھئے ''مجھے اشعار یاد نہیں رہتے جو یاد رہ جاتے ہیں وہ شعر نہیں رہ جاتے''۔ اب ذرا مشتاق احمد یوسفی کی گلکاریاں دیکھئے۔ لکھتے ہیں ''حقہ پینے سے تفکرات پاس نہیں پھٹکتے۔ بلکہ اگر تمباکو خراب ہو تو تفکرات پر کیا موقوف ہے کوئی بھی پاس نہیں پھٹکتا''۔

املاء بدل کر یا املاء کے ذریعے صنائع بدائع کا استعمال ......مزاح کی سب سے عام اور عامیانہ پہلو دار صنف قرار دی گئی ہے۔ اس کا استعمال انتہائی چابک دستی اور ہنر چاہتا ہے۔ یہ اتنی سہل اور دلکش ہے کہ احتراز کیلئے بڑی قوتِ ارادی چاہئے۔ انگریزی میں اس کیلئے پُن (PUN) کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ جس کیلئے HOMOURS کے الفاظ PLAY UPON WORDS لکھے ہیں۔ یعنی الفاظ سے مزاح پیدا کرنا۔ گزشتہ بیس تیس سالوں میں اردو مزاح نگاری میں اس کا استعمال بہت زیادہ ہوگیا ہے۔ شاید ڈاکٹر محمد یونس بٹ اس حربے کو سب سے زیادہ استعمال کرنے والے مزاح نگار ہیں۔ ان کی اکثر کتابوں کے ناموں میں یہ حربہ استعمال کیا گیا ہے۔ مثلاً غل دستہ، افراتفریح، جوک در جوک، نوک جوک، مزاح پرسی، حوائیاں، بٹ تمیزیاں وغیرہ۔ دوسرے مزاح نگار بھی اس سے کام لیتے نظر آتے ہیں۔ جیسے مشتاق احمد یوسفی کی کتاب زرگزشت، عطاء الحق قاسمی کی کتابیں جبس معمول اور جرم ظریفی وغیرہ۔ اس بارے میں وزیر آغا کی یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے ''رعایت لفظی سے مراد زبان و بیان کی بازیگری ہے یعنی لفظ کو اس انداز سے استعمال کیا جائے کہ ناظر کو اس لفظ کے دو مختلف مطالب کا احساس ہو اس کیلئے جدت شرط ہے۔ ورنہ تکرار سے مزاحیہ کیفیت انحطاط پذیر ہوجاتی ہے''۔

اب اس کے چند نمونے دیکھئے۔ عطاء الحق قاسمی ڈاکٹر سلیم اختر کی خاکہ نگاری میں لکھتے ہیں ''صبح سے شام تک وہ جتنی سائیکل چلاتے ہیں اس کے مطابق سلیم اختر اور سائیکل کو لازم و ملزوم نہیں بلکہ ظالم و مظلوم قرار دیا جاسکتا ہے'' اور مشتاق احمد یوسفی کی ایک پھلجھڑی دیکھئے۔ ''25 فیصد اشعار وزن سے گرے ہوئے بقیہ تہذیب سے''۔ شعر کے وزن کی بات آئی تو یونس بٹ کا شگوفہ ملاحظہ ہو ''پہلے زمانے کے شاعروں کو دیکھ کر یہی کہہ سکتے تھے کہ وہ جتنا اپنے شعر کے وزن کا خیال رکھتے ہیں اتنا اپنے وزن کا خیال رکھتے تو شاعر کی بجائے صحت مند نظر آتے''۔ ایک انکشاف کرنل محمد خان کرتے ہیں۔ ''وہ لوگ جنہیں غصہ روانی سے اور مسکراہٹ قبض کے ساتھ آتی ہو دراصل بڑے روگی ہوتے ہیں۔ یہ روگ عام طور پر باسوں اور ساسوں کو لگتا ہے'' اور شمیم حیدر کی تحقیق دیکھئے۔ ''ساس اور داماد دونوں الفاظ ایسے ہیں کہ انہیں الٹا کریں تو ساس اور داماد ہی رہتے ہیں''۔ اخیر میں ضمیر جعفری کی ایک شعری رعایت لفظی پیش ہے ؎

پوچھتے ہو ایشیا کا اور امریکہ کا فرق
جو ہمارے گھر میں ہے اُن کے عجائب گھر میں ہے

اور دلاور فگار کا شگوفہ سنئے ؎

ایک علامہ نے اظہار لیاقت یوں کیا
ملت بیضا کے معنے لکھ دیئے انڈے کی قوم

تحریف

آخری حربہ تحریف ہے۔ یعنی حروف کی ادل بدل کے ذریعہ مزاح پیدا کرنا۔ جس سے مفہوم بھی بدل جاتا ہے۔ گو اس کیلئے انگریزی لفظ پیروڈی بھی مستعمل ہے حالانکہ پیروڈی اور تحریف کے معانی میں قدرے فرق ہے۔ اردو میں نثری اور شعری دونوں قسم کی تحریف موجود ہے لیکن نثری کم اور شعری زیادہ ہے ...... عام طور پر کسی مقبول عام نظم یا نثر کی تحریف ہی پسند کی جاتی ہے۔ اس طرح اقبالؔ کے مختلف اشعار کی تحریفات کی گئی ہیں۔ مثلاً بقول مجذوب چشتی ؎

دو بجے تھے رات کے ہر سمت تھا گہرا سکوت
اور میں فرما رہا تھا شوق سے مشق سخن
جاگ اٹھی بیگم اچانک اور یہ کہنے لگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

اور انور مسعود کی یہ گلکاری ملاحظہ ہو۔ ؎

بنتے تھے تیرے چار سو فی الحال چار رکھ
پیوستہ رہ شجر سے اُمید بہار رکھ

اسی طرح غالبؔ کی کئی مشہور غزلوں پر مختلف لوگوں نے طبع آزمائی کی۔ مدن موہن رازؔ لکھتے ہیں ؎

دن کو سوتا ہے اور کہتا ہے
نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

اور کنہیا لال پور کی تحریف دیکھئے۔ ؎

جان تم پر نثار کرتا ہوں
شرم تم کو مگر نہیں آتی

پوری پوری غزلوں، نظموں، مثنویوں اور گیتوں کی تحریفات کی گئیں ہیں اور کافی مقبول ہوئیں۔ غالبؔ کی مذکورہ بالا غزل کی تحریف مرزا عاصی اخترؔ نے کی ہے۔ اس کے تین اشعار ملاحظہ ہوں۔

نقل کرتے ہو کس دھڑلے سے
شرم تم کو مگر نہیں آتی
گو پروٹین دال میں بھی ہیں
پر طبیعت ادھر نہیں آتی
فیل تو میں ہوا ہوں ابا کو
نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

غالب کی غزلوں کی ہی نہیں 'خطوط غالب' کی پیروڈی بھی بہت سے لوگوں نے کی ہے۔ اسی طرح دیگر مشہور نثری چیزوں مثلاً 'قصہ چہار درویش' وغیرہ کی نثری تحریفات بھی دستیاب ہیں۔ کسی مشہور عام قول یا جملے کی تحریف کے نمونے تو بکثرت ملتے ہیں۔ درج بالا تحریر میں کئی جگہ دیکھے گئے ہوں گے۔ مشتاق یوسفی کی یک سطری نثری شعری تحریف دیکھئے ''مٹاپے میں خرابی یہ ہے کہ تمام عمر کو گلے کا ہار ہوجاتا ہے ع

تن کی دولت ہاتھ آتی ہے تو پھر جاتی نہیں

باقی صفحہ 4 پر

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

کامیابی

نظارت تعلیم کی طرف سے نصرت جہاں کالج کے لئے Logo Competition منعقد کیا گیا۔ جس میں ٹوٹل 50 طلباء و طالبات نے شرکت کی۔ اس مقابلے میں نصرت جہاں اکیڈمی بوائز سیکشن کے عزیزم بلال احمد کلاس نہم سی نے پہلی پوزیشن حاصل کی ہے اور پانچ ہزار روپے انعام کے حقدار قرار پائے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔

(نظارت تعلیم)

ولادت

مکرم طاہر محمود صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 28 نومبر 2013ء کو خاکسار کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام قانتہ محمود عطا فرمایا ہے اور اسے وقف نو کی مبارک تحریک میں قبول فرمایا ہے نومولودہ مکرم ماسٹر محمد بخش صاحب مرحوم احمد نگر کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر معراج الدین صاحب فیصل آباد کی نواسی ہے۔ احباب سے بچی کی درازی عمر اور خادمہ دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم نصرت جہاں صاحبہ ٹیچر گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم کلیم احمد شہزاد صاحب کو 3 جنوری 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام ازراہ شفقت علیم احمد عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرمایا ہے۔ نومولود مکرم نعیم احمد صاحب رحمٰن کالونی ربوہ کا پوتا، مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب سارچوری اور مکرم چوہدری محمد شریف صاحب آف سرگودھا کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی فعال لمبی زندگی دے اور خادم دین بنائے۔ آمین

جلسہ سیرۃ النبیؐ اور تقریب آمین

مکرم ڈاکٹر حافظ محمد حیات صاحب امیر ضلع چنیوٹ لکھتے ہیں۔

جماعت احمدیہ لالیاں کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبیؐ 5 فروری 2014ء کو منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم خوشی محمد شاکر صاحب مربی ضلع چنیوٹ نے کی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم شہزاد احمد صاحب مربی سلسلہ ڈاور، مکرم بشارت علی صاحب مربی سلسلہ لالیاں، مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب قائد اصلاح وارشاد مجلس انصاراللہ پاکستان نے سیرۃ النبیؐ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ آخر پر خاکسار نے بھی تقریر کی۔ جلسہ کے بعد دو اطفال فراز احمد ولد مکرم عبدالغفار صاحب، عادل احمد صاحب مکرم محمد امجد صاحب، چھ ناصرات عالیہ غفار، طاہرہ غفار بچگان مکرم عبدالغفار صاحب، صبیقہ ظفر، مدیحہ ظفر بچگان مکرم ظفر احمد صاحب، فرحہ برخوردار بنت مکرم برخوردار صاحب اور فریحہ رحمٰن بنت مکرم ڈاکٹر شفقت الرحمٰن صاحب کی تقریب آمین ہوئی۔ ان بچوں کے قرآن کریم ناظرہ مکمل کرنے میں مکرم بشارت علی صاحب مربی سلسلہ لالیاں کا بہت بڑا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا کرے۔ محترم عبدالسمیع خان صاحب مہمان خصوصی نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی اور اس کے بعد تمام حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

لاہور میں واقع ایک کمپنی میں درج ذیل آسامیاں خالی ہیں۔

فوڈ ٹیکنالوجسٹ: آسامیاں 4 عدد، تعلیمی قابلیت BS فوڈ ٹیکنالوجی۔

انجینئر: آسامیاں 3 عدد، تعلیمی قابلیت BS (الیکٹریکل، مکینیکل یا میکاٹرونکس)

ایسے احباب وخواتین جو ملازمت کرنے کے خواہشمند ہوں۔ اپنی CV اس ای میل پر بھیجیں۔

nstsaa@yahoo.com

(نظارت صنعت وتجارت ربوہ)

ولادت

محترم مجید احمد بشیر صاحب ایڈیشنل ناظم مجلس انصاراللہ علاقہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ ڈاکٹر نزہت صبا بشیر صاحبہ اہلیہ مکرم سلمان رحیم صاحب کو مورخہ 9 فروری 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ اس کا نام شاہان خضر رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم عبدالمنان رحیم صاحب آف ڈیلس امریکہ کا پوتا اور محترم چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین، باعث عزت وقابل فخر وجود، صحت وسلامتی والی فعال زندگی والا اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرمہ عابدہ مریم صاحبہ اہلیہ مکرم انور طاہر صاحب مربی سلسلہ محمد نگر لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میری والدہ مکرمہ سارہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری صلاح الدین صاحب مرحوم کی اینجیوگرافی 12 فروری 2014ء کو ہوئی تھی۔ 25 فروری کو ان کا بائی پاس متوقع ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم راجہ محمد عبداللہ خان صاحب سابق کارکن خلافت لائبریری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ محترمہ جنت بی بی صاحبہ مختصر سی علالت کے بعد مورخہ 9 فروری 2014ء کو بعمر 70 سال وفات پا گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 12 فروری 2014ء دارالعلوم غربی خلیل ربوہ سے ملحقہ گراسی گراؤنڈ میں مکرم محمد شعیب طاہر صاحب صدر محلہ دارالعلوم غربی خلیل ربوہ نے پڑھائی۔ آپ میری 57 سال شریک حیات رہیں بلاشبہ اپنے نام کی طرح میرے گھر کو جنت بنائے رکھا۔ تنگی ترشی میں نہ صرف ساتھ دیا بلکہ میرا سہارا بنیں۔ آپ کے دو بچے بیٹا محمد داؤد بعمر آٹھ سال اور ایک بیٹی ناصرہ بعمر دو سال بچپن میں وفات پا گئے۔ آپ نے صدمہ کے اول وقت میں ہی کمال صبر دکھایا بلکہ مجھے بھی ڈھارس دی۔ اللہ نے صبر کی جزا بھی دی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم محمد ایوب صاحب جرمنی، مکرم محمد یوسف صاحب جرمنی، مکرم محمد داؤد صاحب کارکن خلافت لائبریری، مکرم محمد اسماعیل زکریا صاحب ربوہ، 7 بیٹیاں مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب مرحوم، مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منظور احمد صاحب کراچی، مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رحیم الافضل صاحب مربی سلسلہ، مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ اہلیہ مکرم محمد رفیع صاحب ربوہ، مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم زبیر احمد صاحب ورک ربوہ، مکرمہ قانتہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم ظہور احمد صاحب مربی سلسلہ اور مکرمہ عطیہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سلطان صاحب ایبٹ آباد چھوڑی ہیں۔ آپ نے متعدد پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دو نواسے مکرم مدثر احمد صاحب اور مکرم یاسر احمد صاحب مربیان اور ایک نواسے مکرم حافظ ناصر احمد صاحب معلم ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور آپ کے بچے بچیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

داخلہ کلاس پریپ

امسال تمام جماعتی ادارہ جات (مریم گرلز ہائی سکول، بیوت الحمد پرائمری سکول، طاہر پرائمری سکول، مریم صدیقہ ہائیر سیکنڈری سکول اور نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن) میں کلاس پریپ کے ایڈمیشن درج ذیل اوقات کے مطابق ہونگے۔

تاریخ فارم وصولی: 25 فروری تا 15 مارچ 2014ء

فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ: 15 مارچ 2014ء

امتحان تحریری: 29 مارچ 2014ء

امتحان زبانی: 30 مارچ 2014ء

کامیاب طلبہ کی لسٹ: 20 اپریل 2014ء

فیس جمع کرانے کی تاریخ: 21 تا 30 اپریل 2014ء

امتحان درج ذیل سلیبس کے مطابق ہوگا۔

انگلش: Aa-Zz **اردو:** الف تا ے

ریاضی: گنتی 1 تا 20

نصاب وقف نو: 1 تا 4 سال

قاعدہ یسرنا القرآن: صفحہ 1 تا 20

جنرل نالج: بچہ/بچی کی عمر کے مطابق

بچے کی حد عمر 31 مارچ 2014 تک ساڑھے چار تا ساڑھے پانچ سال ہونا ضروری ہے۔

نوٹ: اس سال سے نظارت تعلیم کے ادارہ جات میں پرائمری سیکشنز کے داخلہ جات کے وقت داخلہ فارمز ادارہ میں جمع کرواتے وقت بچوں کے حفاظتی ٹیکوں کے کارڈ بھی دیکھے جائیں گے۔

(نظارت تعلیم)

ایم ٹی اے کے پروگرام

25فروری2014ء

12:45 am	ریئل ٹاک
1:45 am	راہ ہدیٰ
3:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 2008ء
4:35 am	آداب زندگی
5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:55 am	الترتیل
6:25 am	ایوان طاہر کا افتتاح
7:50 am	کڈز ٹائم
8:20 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مئی 2008ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	اطفال الاحمدیہ جرمنی اجتماع 17 ستمبر 2011ء
1:00 pm	آسٹریلین سروس
1:45 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 فروری 2014ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	سپینش سروس
8:30 pm	سیمینار الوصیت
9:00 pm	پریس پوائنٹ
10:00 pm	نور مصطفویؐ
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	اطفال الاحمدیہ جرمنی اجتماع

بقیہ از صفحہ 1 داخلہ مدرسۃ الحفظ طالبات

منتخب امیدواران کی لسٹ 11 جون کو ادارہ میں لگائی جائے گی ۔ منتخب امیدواران کے والدین سے میٹنگ 12 جون کو ہوگی۔

نوٹ:(1) بیرون ربوہ طالبات کو رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔(2) انٹرویو کیلئے قواعد پر پورا اترنے والے امیدواران کو علیحدہ سے کوئی اطلاع نہیں دی جائے گی۔(3) اس سال سے مدرسۃ الحفظ میں داخلہ جات کے وقت داخلہ فارم ادارہ میں جمع کرواتے وقت بچوں کے حفاظتی ٹیکوں کے کارڈ بھی دیکھے جائیں گے۔ (پرنسپل عائشہ اکیڈمی ربوہ)

بقیہ از صفحہ 2

حتیٰ کہ تمام انبیاء کو ماننے کے لیے ان کی قوموں نے کیوں دیر کردی۔ ہمیشہ سچائی کو شروع میں بہت کم لوگوں نے کیوں مانا اور بعد میں زیادہ کثرت ہوئی۔ سچائی کس طرح پہچانی جاتی ہے۔ سچے کون ہوتے ہیں وغیرہ وغیرہ

اور جب بھی میرے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتے ہیں میں اپنے دوستوں احمدیوں کے پاس جاتا ہوں اور ان سوالات کا حل پاتا ہوں اور یہ بات بڑی یقینی ہے کہ احمدیوں میں بنیادی چیز دوسروں سے محبت ہے۔ احمدیت میں تعلیم بڑی واضح ہے اور اخلاقیات عمدہ۔ ان سب کے لئے دعا کریں جنہوں نے ابھی اس پیغام کو نہیں مانا اور میرے لئے بھی کہ اللہ میرے دل کے بھی پردے جلدی کھول دے۔ مجھے معلوم نہیں کہ کیوں ابھی تک میں قبول نہیں کر پا رہا۔ بہت دعا کریں میرے لئے بھی۔

☆ وائس پریذیڈنٹ آف انٹر ریلیجنز کونسل نے کہا کہ احمدیت میں Discipline، Organisation اور Sense of Tolerance اور امن قائم کرنے کی سچی تڑپ اور پیاس نے میرے دل کو موہ لیا ہے۔

☆ مادام گراس لوانی سابقہ مشیر صدر مملکت بینن نے یوں اظہار خیال کیا کہ اس جلسہ کی تمام تقاریر بہت ضروری اور عمدہ عنوان پر تھیں اور یہی حقیقت ہے کہ اگر تمہارا خدا سے تعلق نہیں تو تم اس کی مخلوق کا حق ادا نہیں کر سکتے اگر آپس میں محبت نہیں تو امن کا قیام ناممکن ہے۔ امن آشتی گھروں سے شروع ہوتی ہے اور ملکوں میں ترقی دیتی ہے۔ میاں بیوی، بہن بھائی کا آپس میں سلوک، انسان کا انسان کے ساتھ امن کا سلوک ہی امن قائم کرسکتا ہے اور احمدیت کی یہ کوشش قابل قدر ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 21۔فروری

طلوع فجر	5:23
طلوع آفتاب	6:43
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	6:02

ان اتھارٹیز کے اظہار خیال کے بعد آج کے سیشن کی تقریر محترم عبدالخالق صاحب مشنری انچارج نائیجیریا کی تھی۔ آپ نے ”کرائسز کی وجوہات اور ان کے حل کے لئے (دین) کے راہنما اصول“ کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ کی تقریر انگریزی زبان میں تھی جن کا فرنچ اور مقامی زبانوں میں ترجمہ پیش کیا گیا اور پھر محترم امیر صاحب بینن نے اختتامی دعا کروا کے جلسہ برخاست کیا۔

اختتامی دعا کے ہوتے ہی فدائیان احمدیت کا نعرہ ہائے تکبیر کا جوش اور لاالٰہ الا اللہ کا ورد نیز نظموں کے ذریعے پُرکیف ماحول نے ایک دفعہ پھر پنڈال کا سماں باندھ دیا اور اس یکجہتی اور محبت رسول اللہ ﷺ نے اتھارٹیز پر بہت اثر انداز کیا کہ کمشنر امیگریشن نے چلتے چلتے محترم امیر صاحب کو کہا کہ ”دنیا کی ترقی اور نظم وضبط اب احمدیت کے ساتھ وابستہ ہے“ اللہ کرے کہ جلد ایسا ہو اور ہم اپنی زندگیوں میں صحیح انصار اللہ بن کر اپنے امام کی خدمت میں یہ تحفہ بھی پیش کرنے والے ہوں۔ (آمین)

بینن کے اس جلسہ کو نیشنل ٹی وی ORTB اور اخبارات نے بھی کوریج دی۔ اس جلسہ کی حاضری 3 ہزار 474 افراد رہی۔

شادی بیاہ ودیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: فرید احمد: 0302-7682815

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact # 0302-7681425 & 047-6211298

لگژری گاڑی برائے فروخت
گاڑی ٹویوٹا ALTIS 1-8 ماڈل 2006ء
رننگ 54,000 عمومی حالت تقریباً نئی
پینٹ اصلی پہلا، استعمال گھریلو صرف ایک ہاتھ پر
رابطہ: 03007704339

اکسیر اوجاع
جوڑوں کی درد کی مفید دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434,6211434

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

FR-10

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

رحمت لیدر سٹور
اٹیچی، بریف کیس، سفری بیگ، ٹرالی بیگ
سکول بیگ، لیڈیز پرس اور لیڈیز ہینڈ بیگ
مبشر احمد رندھاوا محسن مارکیٹ ربوہ
0346-7262110

اٹھوال فیبرکس
سیل - سیل - سیل
سردیوں کی ورائٹی پر مکمل سیل، ہمارے ہاں ہر قسم کی فینسی ورائٹی، شال، شرٹ اور مردانہ ورائٹی دستیاب ہے۔
پروپرائٹر: اعجاز احمد طاہر اٹھوال 0333-3354914
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

Seminar Study in
for July & Sept intake
CARDIFF
Metropolitan University - UK
www.cardiffmet.ac.uk
Generous Scholarships Available up to £1,500
• Govt. Funded University.
• Among the Top Modern Universities in the UK.
Meet Mr. Christopher & Mr. Adrian Wincenty (International Officers) on: 24th Feb, Monday, 2:00 pm to 7:00 pm at: Pearl Continental Hotel Lahore - Board Room "F", & get admission in hundreds of HND, Bachelor and Master programs including MBA
EC Education Concern®
www.educatiomconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon
042-35162310 / 35177124 / 0331-4482511
نوٹ: پاکستان کے تمام شہروں سے طالبعلم اس پروگرام میں شرکت کرسکتے ہیں۔